



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جج اور عمرہ ادا کرنے والے کے لیے کیا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

جو شخص حج وغیرہ کے لیے طویل سفر کا ارادہ کر لے تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے قرض ادا کرے یا قرض والوں سے اجازت لے لے جب کہ وہ حریص ہوں اور ان کی طرف سے تقاضا شدید ہو، پھر اپنی وصیتوں اور اپنے فرائض و حقوق کو لکھ دے، پھر نماز استسارہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اس کی توفیق عطا فرمائے جس میں اس کی بستری ہو اور پھر اپنے شرح صدر کے مطابق عمل کرے۔ اہل علم و دین اور نیک رفقاء کی رفاقت اختیار کرے۔ کچھ علمی کتابیں بھی اپنے ساتھ رکھ لے جن سے اعمال حج اور دیگر مسائل کے بارے میں استفادہ کرے اور اپنے رفقاء سفر کو بھی فائدہ پہنچائے۔ نفقہ اور زاد راہ بھی کثیر مقدار میں ساتھ لے لے تاکہ بوقت ضرورت اپنے اور اپنے بھائیوں پر خرچ کر سکے۔ سفر کے وقت اپنے اہل و عیال اور دوست احباب کو الوداع کہے اور ہر ایک سے یکے

(استودع اللہ دینک واما تیک ونواتیم عملک) (جامع الترمذی 'الدعوات' باب ما جاء ما یقول اذا ودع انسانا ج: 3443 ومسند احمد: 7/2)

”میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو، امانت (ودیانت) کو اور تمہارے عمل کے خاتمہ کو۔“

کوشش کرے کہ اس کا یہ عمل خالص ہو۔ حج اور عمرہ ادا کرنے سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو، کسی کے تعریف کرنے یا نہ کرنے کا اس کی صحت پر کوئی اثر نہ ہو اور پھر یہ بھی کوشش کرے کہ اس کا نفقہ حلال اور پاک کمائی سے ہو۔ سفر میں آتے جاتے ہوئے واجبات دین کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل عبادات کا بھی اہتمام کرے۔ اپنے ساتھیوں کو فائدہ پہنچائے اور اہل علم سے استفادہ کرے۔ حج اور عمرہ کے واجبات کی تکمیل کے لیے مقدور بھر سنبھالے اور اعمال صالحہ بھی سرانجام دے تاکہ تمام اعمال کا اسے دوگنا اجر و ثواب ملے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج 2 صفحہ 245

محدث فتویٰ